47086 ـ کفار کا چوری کردہ مال واپس کرنا

سوال

میں نے ان آخری ایام میں نماز کی ادائیگی شروع کردی ہے، اور ماضی میں کیے ہوئے برے اعمال ترک کرنے کی کوشش کر رہا ہوں، اور مجھے علم ہے کہ توبہ کی شروط میں شامل ہے کہ مسلمانوں کو ان کے حقوق واپس کرنا ضروری ہیں، تو غیر مسلموں کے حقوق کے متعلق کیا حکم ہے ؟
مجھے کہا گیا ہے کہ اس طرح کے لوگ جو اسلام قبول کرنے سے انکار کرتے ہیں، انہیں کوئی عزت و تکریم اور حرمت حاصل نہیں، تو اگر میں نے کسی غیر مسلم کی چوری کی ہو تو کیا میرے ذمہ اس کا مال واپس کرنا واجب ہے، یہ علم میں رہے کہ اس بنا پر مجھے غیر مسلموں کی جانب سے تنگی اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑےگا، میں نے غیر مسلموں کی جو اشیاء غصب کی ہیں مجھے ان کا کیا کرنا چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ہم آپ کو نماز کی پابندی کرنے اور توبہ کی کوشش پر مبارکباد دیتے ہیں، اور آپ کو خوشخبری دیتے ہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالی توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا اور اس کے گناہ بخش دیتا ہے.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" توبہ کرنے والا ایسے ہی ہے جس طرح کسی شخص کا کوئی گناہ نہ ہو "

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے حسن قرار دیا ہے.

دوم:

اس میں کوئی شک نہیں کہ چوری کبیرہ گناہوں میں سے ایک کبیرہ گناہ ہے، اور اس پر اللہ تعالی نے دنیا میں حد لگائی ہے، اور آخرت میں شدید قسم کی سزا رکھی ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور چور کرنے والے مرد اور چوری کرنے والی عورت کا ہاتھ کاٹ دو، یہ ان کے اعمال کا بدلہ اور جزا اور اللہ تعالی کی جانب سے عبرت ہے، اور اللہ تعالی غالب و حکمت والا ہے المآئدۃ (38).

اور حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اللہ تعالی نے چور پر لعنت فرمائی ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6783) صحیح مسلم حدیث نمبر (1687).

اور پھر چوری کرنا حرام ہے، چاہے کسی مسلمان کی چوری کی جائے یا پھر کافر کی، ان کا مال و جان معصوم و محفوظ ہے، لیکن جو کافر محارب ہو یعنی مسلمانوں کے خلاف لڑائی کرے اس کا مال لینا جائز ہے، کیونکہ یہ لڑائی کی حالت میں غنیمت شمار ہوگا نا کہ چوری شمار ہوگی.

سوم:

رہا یہ مسئلہ کہ کفار کا مال دھوکہ اور فراڈ سے حاصل کرنا تو یہ حرام ہے، کیونکہ اسلام میں دھوکہ حرام ہے، چاہے وہ مسلمان کے ساتھ ہو یا کافر کے ساتھ.

امام بخاری رحمہ اللہ نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی سے روایت کیا ہے کہ وہ جاہلیت میں کچھ لوگوں کے ساتھ رہے اور انہیں قتل کر کے ان کا مال لے لیا، پھر آ کر اسلام قبول کر لیا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

رہا اسلام تو یہ میں قبول کرتا ہوں، لیکن مال سے میرا کوئی تعلق نہیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2583)ز

اور ابو داود کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" رہا اسلام تو وہ ہم نے قبول کیا، اور رہا مال تو یہ دھوکہ اور غدر کا مال ہے، اس کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2765) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

قولہ: " اور رہا مال تو مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں "

يعنى ميں اسے طلب نہيں كرتا كيونكہ وہ دھوكہ سے حاصل كيا گيا ہے، اور اس سے يہ مسئلہ اخذ ہوتا ہے كہ: امن كى حالت ميں دھوكہ سے كفار كا مال حاصل كرنا جائز حلال نہيں؛ كيونكہ رفيق سفر امانت كے ساتھ ہوتے ہيں، اور امانت والے كو اس كى امانت واپس كرنا ہوتى ہے چاہے وہ مسلمان ہو يا كافر، اور يہ كہ كفار كا مال تو لڑائى اور غلبہ حاصل ہونے سے حلال ہوتا ہے، لگتا ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ان كے پاس مال اس ليے رہنے ديا كہ ہو سكتا ہے اس كى قوم اسلام قبول كر لے اور وہ انہيں ان كا مال واپس كردے "

ديكھيں: فتح البارى (5 / 341).

غدر اور دھوكہ كى مثال ميں يہ بھى شامل ہے كہ كافر شخص مسلمان ملك ميں امان كے ساتھ داخل ہوا ہو، يا پھر مسلمان شخص كفار كے ملك ميں امان (يعنى ويزہ حاصل كر كے) كے ساتھ گيا ہو، تو اس ويزے كا تقاضہ يہ ہے كہ وہ اسے اس كى جان و مال كى امان دے رہے ہيں، اور اس حالت ميں وہ بھى اس سے اپنى جانوں اور مال ميں امان ميں ہونگے، تو اس طرح اس كے ليے جائز نہيں كہ وہ ان كى جانوں پر زيادتى كرے يا مال كو غصب يا چورى كرے.

كفار كے ملك ميں داخل ہو اور وہاں سے كچھ مال حاصل كرنے ميں كامياب ہونے والے شخص كے بارہ ميں امام شافعى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اور جب كوئى مسلمان شخص دار حرب ميں امان كے ساتھ داخل ہوا .... اور ان كے مال ميں سے كچھ بھى حاصل كرنے پر قادر ہو گيا تو اس كے وہ مال لينا حلال نہيں، چاہے وہ مال قليل ہو يا كثير؛ كيونكہ جب اسے ان كى طرف سے امان حاصل ہے، تو پھر انہيں بھى اس كى جانب سے اسى طرح امان حاصل ہوگى... ، اور اس ليے كہ مال كئى ايك وجوہات كى بنا پر ممنوع ہے:

پہلى وجہ: مالك كے مسلمان ہونے كى بنا پر.

دوسرى وجہ: جس شخص كا معاہدہ اور ذمہ ہو اس كا مال.

تيسرى: اگر كسى شخص كو محدود مدت تك امان حاصل ہے تو اس مدت كے دوران اس كا مال لينا ممنوع ہے. "

ديكھيں: الام (4 / 284).

اور سرخسى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" کفار سے امان حاصل کرنے والے مسلمان شخص کے لیے اپنے دین میں رہتے ہوئے انہیں غدر اور دھوکہ دینا مکروہ ہے، کیونکہ غدر حرام ہے... اور اگر اس نے ان سے غدر کیا اور مال لے کر دار اسلام میں آگیا تو اس کا علم ہوجانے کی صورت میں مسلمان شخص کے لیے اس مال کو خریدنا مکروہ ہے، کیونکہ اس نے اسے خبیث کمائی کے ذریعہ حاصل کیا ہے، اور اس مال کو خریدنے میں اس طرح کے سبب پر اسے ابھارنا اور برانگیختہ کرنا ہے اور یہ مسلمان کے لیےمکروہ ہے، اس کی دلیل مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث ہے.... پھر انہوں نے سابقہ حدیث بیان کي ہے "

دیکھیں: المبسوط (10 / 96).

اور جب مسلمان شخص کو اللہ تعالی نے لوگوں کا ناحق مال لینے سے توبہ کرنے کی توفیق دی تو اس توبہ کی شروط میں لوگوں کے حقوق انہیں واپس کرنا بھی شامل ہے، چاہے وہ کافر ہی کیوں نہ ہو، لیکن اگر اسے حقداروں کو ان کے حقوق واپس کرنے میں اپنی تذلیل یا جرائمی تنگی کی مشکلات کا سامنا ہو تو اس کے جائز ہے کہ وہ کوئی ایسا مناسب طریقہ تلاش کرے جو اس کی عزت کو محفوظ رکھے اور حقداروں کو بغیر کسی مشکل کے ان کا حق بھی واپس کر دیا جائے.

مثلا ڈاک کے ذریعہ اسے مال واپس کردے، یا پھر کسی شخص کو وکیل بنا کر بغیر نام اور چوری کا بتائے مال واپس کردے، کیونکہ حقداروں کو ان کا حق واپس کرنے کی یہ شرط نہیں کہ وہ اپنا نام اور ذات بھی ظاہر کرے؛ صرف مقصد یہ ہے کہ حقدار کو اس کا حق واپس مل جائے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ..... تو جب آپ نے کسی شخص یا کسی ادارہ کی چوری کی ہو تو آپ کے لیے اس سے رابطہ کرنا ضروری ہے جس کی چوری کی ہے، اور اسے یہ بتائیں کہ میرے پاس آپ کا اتنا مال اور فلاں چیز ہے، پھر تم آپس میں جس پر راضی ہو جاؤ تو وہی کرو.

لیکن بعض اوقات انسان یہ سمجھتا ہے کہ اس کے لیے ایسا کرنے میں مشقت اور دقت ہے، مثلا اس کے لیے اس شخص کے پاس جا کر یہ کہنا مشکل ہے کہ میں نے تیری فلاں چیز اور اتنا مال چوری کیا تھا، تو اس حالت میں ممکن ہے کہ آپ اس تك وہ رقم اور چیز کسی اور طریقہ سے پہنچا دیں، مثلا آپ اس کے کسی دوست کو دیں اور اسے بتائیں کہ یہ فلاں شخص کی ہے اور پورا قصہ بیان کریں، اور اسے کہیں کہ میں نے اب توبہ کر لی ہے، اس لیے میں امید کرتا ہوں کہ آپ یہ چیز اس تك پہنچا دیں گے "

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (4 / 162).

آپ سے گزارش ہے کہ آپ اہمیت کے حامل درج ذیل سوالوں کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں:

سوال نمبر (7545) اور (14367) اور (31234) کے جوابات اسی ویب سائٹ پر موجود ہیں.

واللہ اعلم .